© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

ذات اور برادری کی بنیاد پر رشتہ

سوال: میرا تعلق ایک مذہبی گھرانے اور ارائیں برادری سے ہے۔ شادی بیاہ کے حوالے سے ہمارے ہاں صرف اپنی برادری میں ہی شادی کرنے کا رواج ہے۔ کسی دوسری برادری میں اچھے رشتے ہونے کے باوجود بھی شادی نہیں کی جاتی۔ میرے والدین کا بھی اصرار ہے کہ شادی صرف اپنی برادری میں ہی کی جائے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہمارے گاؤں میں آج تک کسی غیر برادری میں رشتہ نہیں ہوا۔ کسی نے اپنی بیٹی کسی غیر ارائیں کو نہیں دی۔ اگر کسی نے ایسا کیا تو تمام برادری اس کا بائیکاٹ کر دے گی۔ پھر آج تک اپنے آبا و اجداد سے ہم اسی طرح دیکھتے آئے ہیں۔ اس بات کی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کیا حیثیت ہے؟

جواب: اسلام کے انقلابی کارناموں میں سے ایک کارنامہ عرب جاہلیت کے قبائلی، لسانی اور نسلی تعصّبات کو چکنا چور کر کے انسانوں کو اللہ کی بندگی کے ذریعے اسلام کے رشتۂ اخوت و یگانگت میں منسلک کر دینا تھا۔ اسی بنا پر قرآن کریم نے سورہ الحجرات میں یہ حقیقت واضح فرما دی کہ گو انسانوں کو تعارف کی خاطر مختلف قبائل اور اقوام میں پیدا کیا گیا ہے، لیکن اللہ کی نگاہ میں عزت و تکریم کی بنیاد صرف تقویٰ یا نیک عمل ہے (۴۹:۱۳)۔ اس حقیقت کو نبی کریمؐ نے اپنے آخری خطبے میں دوٹوک الفاظ میں رنگ و نسل کے تمام امتیازات کو پاؤں تلے روندتے ہوئے تمام اہل ایمان کو یاد دلایا کہ وہ سب حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں۔ ہجرتِ مدینہ کے فوراً بعد ہی آپؐ نے یہ اہتمام بھی فرمایا کہ جو لوگ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تھے، ان کے اور انصار کے درمیان رشتۂ اخوت کو باقاعدہ اعلان کے ذریعے قائم فرما دیا۔ ساتھ ہی ذات برادری کی برتری یا کم تری کے تصور کو مٹانے کے لیے خود اپنے خاندان کی رشتے کی بہن کو حضرت زیدؓ بن حارثہ کے نکاح میں دے دیا جس کی طرف قرآن کریم میں بھی اشارہ پایا جاتا ہے۔

اس اقدام کا صرف ایک مقصد تھا کہ رشتۂ ازدواج کی بنیاد تقویٰ، علم، نیکی اور بھلائی ہو، اور رنگ،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خون' برادری اور قبائلی تعصب کو بنیاد سے اکھاڑ پھینکا جائے۔ اگر ہمارے ہاں ابھی تک ہندوانہ تصورات پائے جاتے ہیں اور ارائیں یا کسی بھی ذات کے افراد یہ سمجھتے ہیں کہ شادیاں صرف ان کی ذات برادری میں ہی ہوں تو یہ اسلام کی تعلیمات کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں برادری اور ذات کی بندگی سے نجات دے اور صرف اپنی بندگی کی توفیق دے۔ اپنی ذات سے باہر شادی کرنا نہ گناہ ہے نہ بدعت' اور نہ شریعت کی مخالفت بلکہ دین و شریعت کی روح سے مطابقت رکھتا ہے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

خاوند کا ناروا سلوک

س: میں ایک دینی گھرانے سے تعلق رکھتی ہوں اور دینی علوم کی تعلیم بھی حاصل کر چکی ہوں۔ میری تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ سب شادی شدہ ہیں البتہ سب سے چھوٹی بیٹی کے بارے میں ہمیں بہت سے مسائل کا سامنا ہے' جب کہ ہم نے تحریکی بنیادوں پر شادی کی۔

میری بیٹی نے مدینۃ الحکمت سے بی ایڈ اور کراچی یونی ورسٹی سے ایم ایس سی اکنامکس کی پوری تعلیم باپردہ حاصل کی لیکن شادی کے بعد بیٹی کو جو ہمارے گھر سے چند گلیوں کے فاصلے پر رہتی ہے' تنہا آنے کی اجازت نہیں۔ اگر اپنے ساتھ کہیں لے جانا چاہوں تو اس کی اجازت نہیں اس لیے کہ خاوند سے پوچھا نہیں۔ وہ میرے ساتھ بازار جا کر اپنی مرضی سے کچھ خرید نہیں سکتی۔

اس پر بھی اعتراض ہوتا ہے کہ میرے داماد نے میری بیٹی سے بات کیوں کی' جب کہ وہ اس کی ماموں زاد بہن ہے۔ اگر ۱۶ سال چھوٹی بہن کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا جائے تو اس پر بھی اعتراض ہے؟ کیا قریبی رشتے داروں کا کوئی حق نہیں؟

حق مہر کے بارے میں کہا گیا کہ چونکہ پہلی بہوؤں کا حق مہر ۵ ہزار روپے مقرر ہوا تھا' اس کا بھی یہی ہوگا۔ کیا یہ اسلامی رویہ ہے؟ اسلام نے عورت کی عزت نفس کا خیال کیا ہے اور بنیادی حقوق مقرر کیے ہیں۔ کیا اس ہندووانہ رسموں کے مارے ہوئے معاشرے میں کوئی ماں اپنی بیٹی کو حقوق کے حصول کے لیے عدالت جانے کا مشورہ دے سکتی ہے؟ اگر اتنی پرانی روایات کو سینے سے لگائے رکھنا تھا تو اُسے اعلیٰ تعلیم یافتہ لڑکی سے شادی کرنے پر کیوں اصرار تھا؟ رہنمائی فرمایئے۔

ج: آپ کی چھوٹی بیٹی کو اپنے سسرال میں جو صورت حال پیش آ رہی ہے وہ ہمارے معاشرے میں دین کی تعلیمات کو صحیح طور پر نہ سمجھنے کی ایک واضح مثال ہے۔ فہم دین کا سب سے زیادہ مستند ذریعہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتاب قرآن کریم اور اس کے بھیجے ہوئے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت

© rasailojaraid.com